سوال

(458) مرنے کے بعد عذاب وراحت روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد عذاب وراحت روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے، جبکہ قرآنِ مجید میںہے : {اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ} ''مردے ہیں جان کی رمق تک نہیں۔'' [النحل : ۲۱] بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے : ((عَجْبُ الذَّنَبِ)) کے علاوہ مٹی جسم انسانی کی ہر چیز کو برباد کردیتی ہے۔ [بخاری کتاب التفسیر باب قولہ : {وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ} [الزمر :۶۸] اب بتایا جائے کہ قرآن و حدیث کی اس کھلی شہادت کے بعد قیامت تک اس قبر دنیا کے مردہ پر عذاب وراحت کا دور کیسے گزرے گا۔ کتنوں کو جلاکر راکھ کردیا جاتا ہے، کسی کو درندہ ہڑپ کرجاتا ہے اور کوئی مچھلیوں کا نوالہ بن جاتا ہے، آخر ان مرنے والوں کو تو قبر میں دفن ہی نہیں کیا گیا، ان کو کیسے اٹھاکر بٹھایا جائے گا، کیسے سوال وجواب ہوگا اور کس طرح ان پر عذاب وراحت کا دور قیامت تک گزرے گا، جبکہ ان کا جسم ہی سلامت نہیں رہا وہ تو ریزہ ریزہ ہوگیا اور اس کے ذرات مٹی میں مل گئے؟

جبکہ دوسری طرف عائشہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے اس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''یہ لوگ اس (یہودیہ) پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔ (بخاری) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ یہودیہ عورت ابھی زمینی قبر میں دفن بھی نہیں کی گئی تھی۔ زمین کے اوپر ہی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس یہودیہ عورت کو اس کی قبر میں عذاب دیا جارہا ہے، معلوم ہوا کہ یہاں قبر سے مراد برزخی قبر ہے، دنیاوی نہیں؟ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ والی روایت ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنور نما گڑھا دیکھا، جس میں برہنہ مرد اور عورتوں کو عذاب ہورہا تھا۔ (بخاری) ... جبکہ دنیا میں زنا کاروں کی قبریں مختلف ممالک اور مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، مگر برزخ میں ان کو ایک ہی تنور میں جمع کرکے آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے : ''ہر شخص کو مرنے کے بعد قبر ملتی ہے۔'' [عبس : ۲۱] لیکن ہم دیکھتے ہیںکہ بعض لوگوں کو یہ قبر میسر نہیں آتی، کچھ لوگ ڈوب جاتے ہیں، بعض کو جلاکر راکھ بنادیا جاتا ہے، تو انہیں قبر کہاں ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ عذاب اس قبر (یعنی زمینی گڑھے) میں نہیں بلکہ برزخی قبر میں ہوتا ہے؟ اس مسئلہ کی وضاحت قرآن و حدیث کی روشنی میں عقلی اور نقلی دلائل کی روشنی میں فرمادیجئے؟

(محمد یونس شاکر، نوشہرہ ورکاں)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَاۗىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ} [المؤمنون : ۱۰۰] [''ہر گز ایسا نہیں ہوتا یہ تو صرف ایک قول ہے، جس کا یہ قائل ہے ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔''] نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ} [عبس : ۲۱] [''پھر اسے موت دی اور پھر قبر میں دفن کیا۔''] تو انسان کی دنیاوی موت کے بعد وہ جہاں بھی جائے جلاکر راکھ کردیا جائے، اسے درندے ہڑپ کرجائیں، اسے مچھلیاں کھاجائیں یا اس کے ذرات خاک میں مل جائیں، یہ اس کے لیے

قبر بھی ہے اور برزخ بھی۔ جیسا کہ مندرجہ بالا آیات کریمہ سے ثابت ہورہا ہے، پھر ان آیات سے یہ بھی ثابت ہورہا ہے کہ برزخ وقبر میں انسان کا بدن جسم اور روح دونوں جاتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے {وَمِن وَرَآئِهِم} فرمایا۔ {وَمِن وَرَآئِ أَرْوَاحِهِم} نہیں فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے {فَأَقْبَرَهُ} فرمایا۔ {فَأَقْبَرَ رُوحَهُ} نہیں فرمایا۔

روح کے قبر وبرزخ میں ثواب وعذاب میں توکسی کو کوئی شبہ نہیں، شبہ تو روح کے ساتھ ساتھ جسم کے ثواب وعذاب میں ہے۔ تو اس سلسلہ میں عرض کروں گا، آپ خود لکھتے ہیں ((عَجْبُ الذَّنْبِ)) [ریڑھ کی ہڈی۔] ہڈی باقی رہتی ہے۔ پھر آپ ہی لکھتے ہیں کتنوں کو جلا کر راکھ کر دیا جاتا ہے، نیز آپ ہی لکھتے ہیں ذرات مٹی میں مل گئے۔ تو غور فرمائیں یہ تینوں چیزیں عجب الذنب، راکھ اور مٹی کے ذرات جسم ہی تو ہیں، پھر واقعہ مشہور ومعروف ہے کہ ایک آدمی نے بیٹوں کو وصیت کی مجھے مرنے کے بعد جلا دینا، کچھ راکھ سمندر میں بہا دینا اور کچھ ہوا میں اڑا دینا، بیٹوں نے اس کے مرنے کے بعد ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سمندر و ہوا کو حکم دیا راکھ اکٹھی کر کے انسان بنا کر سامنے کھڑا کرلیا اور پوچھا۔ [''ایسا تو نے کیوں کروایا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ تیرے ہی خوف سے، اے اللہ1 اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی۔''] 1

باقی ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما والی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودیہ پر گزرے... الخ، بخاری شریف سے باحوالہ کتاب وباب الفاظ سمیت نقل فرمائیں، پھر پتہ چلے گا اس سے کیا نکلتا ہے اور کیا نہیں نکلتا۔

رہی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں کذاب، آکل الربا، عالم قرآن اور زناۃ کو عذاب ہوتے، آپ کو دکھائے گئے۔ 2 تو اس سے قبر وبرزخ میں جسم اور روح دونوں کو ثواب وعذاب ثابت ہوتا ہے، کیونکہ اس میں کذاب آیا ہے، روح کذاب نہیں آیا۔ آکل الربا آیا ہے، روح آکل الربا نہیں آیا۔ الخ

رہی قبر وبرزخ کے ثواب وعذاب کی کیفیت تو وہ ویسے ہی ہے، جیسے کتاب وسنت میں ذکر آیا۔ اس سے زیادہ ہمیں علم نہیں۔ آپ کا سوال عذاب وراحت کا دور کیسے گزرے گا؟ جواباً گزارش ہے جیسے اللہ تعالیٰ گزارے گا۔

آپ کا لکھنا: ''دنیا میں زنا کاروں کی قبریں مختلف ممالک اور مختلف مقامات پر ہوتی ہیں، مگر برزخ میں ان کو ایک ہی تنور میں جمع کر کے آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔'' نہ قرآن مجید میں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحدیث میں حوالہ درکار ہے؟ ۵ ۷ ۱۴۲۲ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]()

جلد 02 ص 392

محدث فتویٰ